دورِ جدید کا فقہی ذخیرہ، تحقیقی و تفصیلی جائزہ

(۲)

از: مولانا سمیع اللہ سعدی

ساتویں قسم: فقہ اسلامی اور معاصر قانون کا تقابلی مطالعہ

عصر حاضر میں مغرب عسکری، اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے دنیا کی غالب قوت ہے، اس غلبے کا نتیجہ یہ ہے کہ فکری میدان میں بھی مغربی افکار اور نظریات کی بالا دستی ہے اور عالم اسلام کے بیشتر ممالک میں نظام حکومت و سیاست مغربی قوانین کے مطابق ہے، ان ممالک کے دساتیر میں اسلامی قوانین کی آمیزش کے باوجود مغربی قوانین اور اقوام متحدہ کے عالمی چارٹر کے اصولوں کا غلبہ ہے۔ برصغیر میں انگریز ایک طویل عرصے تک قابض رہے، اس لیے یہاں انگریزی قوانین اور برطانوی طرز فکر سے مرعوبیت مقتدر طبقے پر چھائی ہے، جبکہ افریقی اور بعض عرب ممالک پر فرانس نے ایک لمبے عرصے تک قبضہ جمائے رکھا، جس کے نتیجے میں وہاں فرانسیسی قوانین اور افکار سے جدید تعلیم یافتہ طبقہ مرعوب ہے۔ اسلامی طرز فکر کی مغلوبیت اور مغربی افکار کے غلبے کی وجہ سے اسلامی قوانین کے بارے میں عالم اسلام کا مقتدر طبقہ ذہنی کشمکش اور فکری اضطراب کا شکار ہوگیا، اس فکری بے چینی کے نتیجے میں اسلامی قوانین کے بارے میں متنوع اشکالات اور مختلف اعتراضات پیدا ہوئے، اس لیے معاصر فقہاء اور اصحاب فکر ونظر کے حلقوں میں یہ رجحان پیدا ہوا کہ اسلامی طرز حیات یعنی فقہ اسلامی اور مغربی قوانین کا ایک تقابلی جائزہ لیا جائے، جس میں فقہ اسلامی کے محاسن اور خوبیوں کو آشکارا کیا جائے۔ چنانچہ عصر حاضر میں فقہ اسلامی اور اس کے مختلف ابواب کا معاصر قانون سے تقابل پر مفید تصنیفات منظر عام پر آئی ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم تصانیف کا ایک مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱- معروف فقیہ علی علی المنصور نے فقہ اسلامی اور عصری قوانین کے اجمالی تقابل اور خاص طور پر فقہ الاسرۃ (نظام نکاح وطلاق) اور فقہ السیر یعنی اسلام کے بین الاقوامی قانون کے تقابلی جائزے پر "مقارنات بین الشریعة الإسلامیة و القوانین الوضعیه" کے نام سے ایک جامع کتاب لکھی ہے۔

۲- معروف مصری عالم ڈاکٹر سید عبداللہ نے فقہ مالکی اور فرانسیسی قوانین کے تقابلی جائزے پر مشتمل ایک ضخیم کتاب "المقارنات التشريعه بين القوانين الوضعيه و التشريع الإسلامي" کے نام سے لکھی ہے، چار جلدوں کی اس مفصل کتاب میں مصنف نے تفصیل سے معاصر طرز کے مطابق فقہ مالکی اور فرانسیسی قوانین کا تقابلی جائزہ لیا ہے، مصنف نے اس کتاب میں اسلوب یوں اختیار کیا ہے کہ دفعہ وار تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں، ایک دفعہ فرانسیسی قوانین سے لے کر پھر التشریع الاسلامی کا عنوان باندھ کر اس دفعہ سے متعلق فقہ اسلامی کی تعلیمات پیش کرتے ہیں۔

۳- مصری عالم احمد ابوالفتح نے فقہ المعاملات اور مصری قوانین کے تقابل پر دو جلدوں میں ضخیم کتاب "المعاملات في الشريعة الإسلامية و القوانين المصريه " کے نام سے ایک مفید کتاب لکھی ہے۔

۴- اخوان کے رہنما اور معروف عالم اور فقیہ ڈاکٹر عبدالقادر عودہ شہید نے فقہ الجنایات کے تقابلی جائزہ پر مشتمل "التشريع الإسلامي الجنائى مقارنا بالقانون الوضعي" کے نام سے ایک جامع کتاب تصنیف کی ہے، چار جلدوں کی اس ضخیم کتاب میں فقہ الجنایات اور معاصر قوانین جرم وسزا کا بہترین تقابل پیش کیا گیا ہے، عودہ شہید کی یہ کتاب نہ صرف مصر بلکہ عالم اسلام کے ممتاز محققین سے خراج تحسین وصول کرچکی ہے۔

۵- مشہور فقیہ خاص طور پر قضا کے حوالے سے قابل قدر تصنیفات کے مصنف محمد مصطفیٰ الزحیلی نے "التنظيم القضائي في الفقه الإسلامى دراسة مقارنة" کے نام سے ایک قابل قدر کتاب لکھی ہے، جس میں خاص طور پر شام، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے نظام قضا کا اسلامی نظام قضا کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ لیا ہے۔

۶- اسلام کے نظام سیاست وحکومت سے خصوصی دلچسپی رکھنے والے معروف مصری کاتب عبدالحمید المتولی نے "مبادئ نظام الحكم في الإسلام مع المقارنة بالمبادئ الدستوريه الحديثة" کے نام سے ایک جامع کتاب لکھی ہے، جس میں اسلام کے نظام سیاست کا معاصر انظمہ کے ساتھ تقابل پیش کیا گیا ہے۔

۷- مکہ مکرمہ کی معروف یونیورسٹی جامعہ ام القری سے معروف فقیہ ڈاکٹر شعبان اسماعیل کی زیر نگرانی اسلام کے عسکری قوانین کا بین الاقوامی قانون جنگ کے ساتھ تقابل پر ایک ضخیم مقالہ چھپا ہے، "الحرب في الشريعة الإسلامية و القانون الدولي العام " کے نام سے دو جلدوں پر مشتمل اس مقالے میں مقالہ نگار نے تفصیل کے ساتھ معاصر قوانین جنگ وصلح کا اسلامی قوانین

کے ساتھ تقابل پیش کیا ہے۔

عالم عرب سے چھپی تقابلی مطالعے پر نمونے کے طور پر چند ایک تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے، نہ حصر مقصود ہے اور نہ ہی یہ بتانا مقصود ہے کہ مذکورہ موضوع پر یہی کتب حرف آخر ہیں، فقہ اسلامی کا مجموعی حیثیت سے اور فقہ اسلامی کے مختلف ابواب کا معاصر قوانین اور انظمہ کے ساتھ تقابل آج کے فقہاء کا پسندیدہ موضوع ہے، اوراس پر روزنت نئی کتب منظر عام پر آتی ہیں، اردو میں اس حوالے سے ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مشہور زمانہ خطبات ''محاضرات فقہ'' کا ذکر نہ کرنا ناانصافی ہوگی، یہ خطبات اگر چہ بنیادی طور پر فقہ اسلامی کے تعارف پر مشتمل ہیں، لیکن ڈاکٹر صاحب نے اس میں جگہ جگہ فقہ اسلامی کا مغربی قوانین کے ساتھ بہترین تجزیہ پیش کیا ہے۔فقہ اسلامی کو عصری اسلوب میں سمجھنے والا کوئی شخص ان محاضرات سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

۸- آٹھویں قسم: ابواب فقہیہ پر تفصیلی کتب

عصر حاضر اختصاص و تخصص کا دور ہے، پورے فن کی بجائے فن کے مندرجات میں سے ہر ایک پر علیحدہ مواد تیار کرنے کا رجحان ہے، بلکہ ایک باب کے مختلف پہلوؤں میں سے ہر پہلو پر الگ الگ کتب لکھنے کا رواج ہے۔ یہ رجحان فقہ اسلامی کے عصری ذخیرے میں بھی نظر آتا ہے، پوری فقہ اسلامی پر کتب لکھنے کی بجائے فقہ اسلامی کے ابواب میں سے ہر ایک پر تفصیلی کتب لکھی گئی ہیں۔ ذیل میں مختلف ابواب فقہیہ پر اہم عصری تصنیفات کی ایک فہرست دی جاتی ہے۔

فقہ العبادات پر اہم کتب

۱-العبادة في الإسلام، مولف :ڈاکٹر یوسف القرضاوی

۲-مقاصد المكلفين في ما يتعبد به لرب العالمين، مولف:ڈاکٹر عمر بن سلیمان الاشقر

۳-نظام الإسلام :العقيدة و العبادة، مولف:محمد المبارک

۴-احكام العبادات في التشريع الإسلامي ،مولف:فائق سلیمان دلول

۵-فقہ الزکوۃ ،مولف:ڈاکٹر یوسف القرضاوی

۶-الأركان الأربعہ، مصنف:مفکر اسلام ابوالحسن علی ندوی

فقہ الاحوال الشخصیہ یعنی اسلام کے نظام نکاح وطلاق اور خاندانی نظام پر کتب

۱- الأحوال الشخصيه، مصنف:عبدالوہاب الخلاف

۲-الأحوال الشخصيه، مصنف: شیخ ابوزہرہ مرحوم

۳-خلاصه الأحوال الشخصيه، **مصنف: محمد سلامة**

۴-احكام الأسرة، **مصنف: محمد مصطفى الشلبی**

۵-الزوجه في التشريع الإسلامي، **مصنف: ڈاکٹر ابراہیم عبدالحمید**

۶-المفصل في أحكام المرأة و البيت المسلم، **مصنف ڈاکٹر عبدالکریم زیدان** آٹھ جلدوں پر مشتمل اس موضوع پر عصر حاضر کی سب سے مفصل تصنیف ہے۔

فقہ المعاملات والاقتصاد پر کتب

۱- المعاملات المعاصرة الماليه، **مصنف ڈاکٹر علی سالوس**

۲-مصاد ر الحق في الفقه الإسلامي، **مصنف: ڈاکٹر عبدالرزاق السنہوری**

۳-الأموال و نظرية العقد في الفقه الإسلامي، **مصنف: ڈاکٹر محمد یوسف موسیٰ**

۴-البنوك الإسلامية، **مصنف: ڈاکٹر شوق اسماعیل شحاتة**

۵-الاقتصاد الإسلامي مذهبا و نظاما، **مصنف: ابراہیم الطحاوی**

۶-مفاهيم و مبادئ فى الاقتصاد الإسلامي، **مصنف: ڈاکٹر اسماعیل شحاتة**

۷-أصول الا قتصاد الإسلامي۔ **مصنف: ڈاکٹر رفیق العمری**

۸-المعجم الاقتصادي الإسلامي، **مصنف: ڈاکٹر احمد الشرباصی**

۹-بحوث فقهية في قضايا اقتصاديه معاصرة، **مصنف: ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر**

۱۰-معجم المصطلحات المالية و الاقتصادية في لغة الفقهاء، **مصنف: نزیہ حماد**

اسلام کا نظام معاملات معاصر فقہاء کا اختصاصی موضوع ہے، اور بلاشبہ اس پر عصر حاضر میں ایک ضخیم مکتبہ وجود میں آچکا ہے، پاکستانی علماء بھی اس میدان میں عالم اسلام سے پیچھے نہیں ہیں، سید ابوالاعلی مودودی، ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، ڈاکٹر محمود احمد غازی کی خدمات اور خاص طور پر شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب کو اگر فقہ الاقتصاد کا ''مجدد'' کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا، حضرت شیخ الاسلام صاحب کی اس میدان میں خدمات جلیلہ کا اعتراف صرف اسلامی ممالک کی سطح پر نہیں، بلکہ عالمی سطح پر کیا جاچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ تادیر عالم اسلام پر قائم ودائم رکھیں۔

فقہ الجنایات والحدود پر کتب

۱۔ التشريع الجنائي الإسلامي مقارنا بالقانون الوضعي، **مولف: عبدالقادر عودہ**

۲۔دراسات في الفقه الجنائي الإسلامي، **مصنف: عوض محمد عوض**

۳۔نظريات في الفقه الجنائي الإسلامي ،**مصنف: احمد فتحی بھنسی**

۴۔القصاص في الفقه الإسلامي،**مصنف: احمد فتحی بھنسی**

۵۔التعزير في الإسلام،**مصنف: احمد فتحی بھنسی**

۶۔التعزير في الشريعة الإسلامية،**مصنف: عبدالعزیز عامر**

۷۔نظام العاقلة في الفقه الإسلامي،**مصنف: عوض محمد عوض**

۸۔الدية في الشريعة الإسلامي،**مصنف: احمد فتحی بھنسی**

۹۔جرائم الاحداث في الفقه الإسلامي،**مصنف: محمود شحت الجندی**

۱۰۔الفقه الجنائی في الإسلام،**مصنف: امیر عبدالعزیز**

فقہ الدولۃ یعنی نظام حکومت وسیاست پر کتب

۱۔مبادئ نظام الحكم في الإسلام،**مصنف عبدالحمید المتولی**

۲۔الدولة في الإسلام،**مصنف: عبدالحمید المتولی**

۳۔النظريات السياسيه الإسلاميه،**مصنف: ضیاء الدین الریس**

۴۔فقه الخلافة و تطورها،**مصنف،عبدالرزاق السنہوری**

۵۔الحاكم و أصول الحكم في النظام السياسي الإسلامي،**مصنف: صبحی عبدہ سعید**

۶۔مراجعات في الفقه السياسي الإسلامي،**مصنف سلیمان بن فہد العودہ**

۷۔نظرية الدولة و آدابها في الإسلام،**مصنف: سمیر عالیہ**

۸۔قواعد نظام الحكم في الإسلام،**مصنف: محمود الخالدی**

فقہ الاقتصاد کی طرح فقہ الخلافۃ معاصر فقہاء کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے، پاکستانی علماء میں سے شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب، مولانا گوہر رحمان، سید ابوالاعلی مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا محمد زاہد اقبال کی تصانیف (نمونے کے طور پر چند علماء کا نام لیا، ورنہ اس میدان میں برصغیر کے علماء کی خدمات جلیلہ کافی زیادہ ہیں، جو مستقل مضمون کا متقاضی ہیں) اور خاص طور پر جامعہ حقانیہ کے سابق استاد مولانا عبدالباقی حقانی کی ضخیم اور مایہ ناز تصنیف ”السياسة والادارة في الإسلام “اہم عصری کاوشیں ہیں۔

فقہ القضاء پر کتب

۱۔نظام القضاء في ا لشريعة الإسلاميه،**مصنف: عبدالکریم زیدان**

۲۔النظام القضائي في الفقه الإسلامي ،مصنف: محمد رافت عثمان

۳۔السلطات الثلاث في الإسلام ،مصنف: عبدالوہاب الخلاف

۴۔التنظيم القضائي في الفقه الإسلامي ،مصنف: محمد مصطفیٰ الزحیلی

۵۔القضاء و نظامه ،مصنف: عبدالرحمٰن ابراہیم عبدالعزیز

۶۔طرق الاثبات الشرعيه ،مصنف: احمد ابراہیم بک

۷۔القضا في الإسلام ،مصنف: علی مشرفہ

برصغیر کے علماء میں سے ڈاکٹر محمود احمد غازی کی ''ادب القاضی'' اور مجاہد الاسلام قاسمی صاحب کی مایہ ناز کتاب ''اسلام کا عدالتی نظام'' اس سلسلے کی اہم کتابیں ہیں۔

فقہ العلاقات الدولیہ یعنی اسلام کے قانون بین الممالک پر کتب

۱۔سياسة الدولة الإسلامي ،مصنف: ڈاکٹر محمد حمید اللہ

۲۔العلاقات الدوليه في الإسلام ،مصنف: ابراہیم عبدالحمید

۳۔القانون و العلاقات الدوليه في الإسلام ،مصنف: صبحی محمصانی

۴۔الشريعه و القانون الدولي العام ،مصنف: علی علی المنصور

۴۔آثار الحرب في الفقه الإسلامي ،مصنف: وہبہ الزوحیلی

۵۔العلاقات الدوليه في الإسلام ،مصنف: محمد ابوزہرہ

۶۔أحكام القانون الدولي في الشريعة الإسلامية ،مصنف: حامد سلطان

۷۔الإسلام و العلاقات الدولية ،مصنف: احمد مبارک

۸۔اسلام کا قانون بین الممالک ،محاضرات ڈاکٹر احمد محمود غازی

نویں قسم: معدوم فقہی مسالک کا احیاء

فقہ کے دورِ تدوین میں عالم اسلام کے معروف بلاد سے قابل قدر مجتہدین اٹھے، اور ہر ایک نے قرآن وسنت سے مسائل فقہیہ کے استنباط واستخراج کے سلسلے میں ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیں، چنانچہ ائمہ اربعہ کے علاوہ شام سے امام اوزاعی، مصر سے امام لیث بن سعد، عراق سے امام داود ظاہری، خراسان سے امام اسحاق بن راہویہ، اور طبرستان سے امام جریر بن طبری قابل ذکر ہیں۔ لیکن مختلف اسباب اور عوامل کی بنا پر ائمہ اربعہ کے علاوہ بقیہ مسالک معدوم ہوگئے۔ ان ائمہ مجتہدین کے اقوال فقہیہ، اصول استنباط تفسیر، حدیث اور کتب فقہ میں بکھرے ہوئے ہیں۔ عصر

حاضر میں ایک رجحان یہ پیدا ہوا ہے کہ ان ائمہ مجتہدین کی بکھری فقہی کاوشوں کو یکجا کیا جائے اور نت نئے مسائل میں ان کے اقوال اور فقہی بصیرت سے استفادہ کیا جائے۔ کیونکہ ان کے اصول استنباط سے حوادث ونوازل پر حکم شرعی لگانے سے نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں درجہ ذیل عصری کاوشیں قابل ذکر ہیں:

۱۔ امام اوزاعی کی فقہی اقوال کے بارے میں محقق شہیر محمد رواس قلعہ جی کی ضخیم کتاب ”موسوعة فقه الإمام الأوازعي“ قابل ذکر ہے، اس کے علاوہ عبدالمحسن بن عبدالعزیز کی کتاب ”مذهب الإمام الأوازاعي “اور عبدالعزیز سید الاہل کی مفید کتاب ”الإمام الأوزاعي فقيه أهل الشام“ اہم کاوشیں ہیں۔

۲۔ امام لیث بن سعد کے حوالے سے محقق قلعہ جی ’’موسوعة فقه الليث بن سعد‘‘ ڈاکٹر عبد الحلیم کی ”الليث بن سعد إمام أهل مصر“ اور ڈاکٹر سعد محمود کی مایہ ناز کتاب ”فقه الليث بن سعد في ضوء الفقه المقارن “ اہم کتب ہیں۔

۳۔ معدوم فقہی مسالک کے بارے میں اہم عصری تصنیف جامعہ جزائر سے چھپا مقالہ ”المذاهب المفقهية المندثرة أثرها في التشريع الإسلامي “ قابل ذکر ہے، اس میں مقالہ نگار نے ان تمام ائمہ مجتہدین اوران کی فقہ سے بحث کی ہے، جن کے مسالک حوادث زمانہ کی نظر ہو گئے۔

۴۔ سلف کی فقہی اقوال کو جمع کرنے کے سلسلے میں محقق معروف محمد رواس قلعہ جی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، موصوف نے صحابہ وتابعین میں سے معروف حضرات کے فقہی اقوال جمع کرنے بیڑا اٹھایا اور تقریباً اٹھارہ کے قریب موسوعات تیار کر گئے۔ اللہ مصنف کو اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

دسویں قسم: ماجستیر، ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات

عصر حاضر کی فقہی بیداری اور انقلاب میں عالم اسلام کی مشہور جامعات سے فقہی موضوعات پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات کا بنیادی کردار ہے۔ جامعۃ الازہر، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، جامعہ الامام محمد بن سعود، جامعہ ام القری، دمشق یونیورسٹی، جامعہ زرقاء، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی کا اسلامک ڈیپارٹمنٹ، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ کراچی اور عالم اسلام کی دیگر معروف جامعات سے مختلف فقہی موضوعات پر بے شمار مقالات لکھے گئے۔ ان مقالات میں فقہ واصول فقہ کے مختلف

جوانب اور متنوع پہلوؤں کو موضوع بنایا گیا ہے۔ ان مقالات کی بدولت قدیم فقہی ذخیرے کے مکنون خزانے منصۂ شہود پر آئے اور سینکڑوں کتب سے جمع شدہ نوادرات ان مقالات میں یکجا ہوئے۔ جو ظاہر ہے فقہ واصول فقہ پر تحقیق کرنے والے حضرات کے لیے بیش بہا اور قیمتی سرمایہ ہیں۔ نامور فقہیہ شیخ مصطفی زرقا، ان مقالات کی افادیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

و بذلك وجدت رسائل ماجستير و دكتورا في موضوعات فقهية كثيرة، تستوعب كل موضوع و تنقاشه بتعمق من مختلف جوانبه، وتغني الباحثين و المراجعين (المدخل الفقهي العام: ١/ ٢٥٠)

ترجمہ: اور یوں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالات بے شمار فقہی موضوعات پر وجود میں آئے۔ جو ہر قسم کی فقہی موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ان مقالات میں موضوع کے مختلف جوانب کا گہرائی کے ساتھ جائزہ لیا جاتا ہے۔ ان مقالہ جات نے محققین اور طویل کتب کی طرف مراجعت کرنے والوں کی ضروریات کو پورا کیا۔

گیارہویں قسم: قدیم فقہی کتب کی نئے طرز پر تحقیق کے ساتھ اشاعت

عصر حاضر میں فقہی کتب کی نئے طرز پر اشاعت کی داغ بیل ڈالی گئی، اس مقصد کے لیے ہر ملک میں کچھ افراد نے مستقل طور پر اپنے آپ کو اس کام کے لیے وقف کیا، کتب پر کام کرنے والے ان حضرات کو محققین کا نام دیا گیا۔ یہ محققین کسی فقہی کتاب کو منتخب کر کے درجہ ذیل جہات اس پر کام کرتے ہیں، پھر اشاعتی ادارے دیدہ زیب ٹائٹل، عمدہ کاغذ اور کمپیوٹرائز کتابت کے ساتھ اس کو شائع کرتے ہیں:

۱۔ کتاب کے مخطوطات کے درمیان تقابل اور ان مخطوطات میں اختلافات کی نشاندہی

۲۔ کتاب میں وارد شدہ آیات، احادیث اور آثار کی تخریج

۳۔ کتاب میں مذکور اعلام اور شخصیات کے مختصر حالات

۴۔ کتاب کے مشکل الفاظ کی حاشیے میں وضاحت

۵۔ ہر جلد کے آخر میں موضوعات کی تفصیلی فہرست اور آخری جلد میں کتاب کے جملہ مضامین کی ابجدی فہرست اور اشاریہ

۶۔ آخری جلد میں تخریج شدہ آیات اور روایات کی الفبائی فہرست

۷۔ کتاب کے شروع میں ''مقدمۃ التحقیق'' کے نام سے ایک جامع مقدمہ، جس میں مصنف

کے تفصیلی حالات، دیگر تصانیف، مذکورہ کتاب کا تعارف اور اپنی تحقیق کا منہج ذکر کیا جاتا ہے۔

مذکورہ طرز تحقیق کے ساتھ عالم عرب خصوصاً بیروت سے تقریباً تمام مسالک کی فقہی کتب تحقیق کے ساتھ شائع ہوچکی ہیں۔

بارہویں قسم: فقہی ویب سائٹس اور سافٹ ویئرز

عصر حاضر سائنس وٹیکنالوجی کا دور ہے، کتب و رسائل کی اشاعت کے ساتھ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ٹیکنالوجی نے معلومات تک رسائی کو انتہائی آسان بنادیا۔ ہر موضوع سے متعلق بلا مبالغہ ہزاروں ویب سائٹس وجود میں آچکی ہیں۔ آج کے بالغ نظر فقہاء اور اہل علم اس اہم ٹیکنالوجی کی اہمیت اور افادیت سے بخوبی آگاہ ہیں، اور اس میدان میں فقہ اسلامی کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ فقہ اسلامی تک رسائی اور فقہ اسلامی سے استفادہ ہر عام وخاص کے لیے آسان بنانے کے لیے معاصر فقہاء نے ٹیکنالوجی کے میدان میں متنوع کام کئے ہیں۔ ایک طرف ایسی فقہی ویب سائٹس بنائی گئیں ہیں، جن پر چاروں مسالک کی اہم کتب، فقہی رسائل و مقالہ جات اور آج کے نت نئے مسائل سے متعلق مفید ابحاث موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ایسے فقہی سافٹ ویئرز اور پروگرام ترتیب دیئے ہیں، جن میں فقہ اسلامی کا معتد بہ ذخیرہ سرچ کی جدید سہولت کے ساتھ موجود ہے، ان مفید اقدامات کا نتیجہ یہ ہے کہ محققین اور مراجعت کرنے والوں کے لیے کسی فقہی مبحث کی تلاش آج کے دور میں پہلے زمانوں کی بنسبت انتہائی آسان ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم ویب سائٹس اور سافٹ ویئرز کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ نیٹ کی دنیا میں قاضی ابویعلی المغربی کا نام اجنبی نہیں ہے، اسلاف کے علمی ذخیرے کو نیٹ پر منتقل کرنے کے حوالے سے موصوف کی قابل قدر خدمات ہیں، موصوف نے چاروں مسالک کے فقہی ذخیرے کے حوالے سے الگ الگ چار بلاگ بنائے ہیں، یہ بلاگز ”خزانة الفقه الحنفي“ خزانة الفقه المالكي“ ”خزانة الفقه الشافعي“ اور ”خزانة الفقه الحنبلي“ کیا نام سے موسوم ہیں۔ ان بلاگز میں ہر مسلک کی اہم کتب تین طرح کے عنوانات کے ساتھ رکھی گئیں ہیں، تاکہ مطلوب کتاب کی تلاش میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے:

۱۔ زمانی ترتیب کے ساتھ کتب رکھی گئیں ہیں، چنانچہ ہر بلاگ میں دوسری صدی سے لے کر پندرہویں صدی تک ہر صدی کی اہم کتب موجود ہیں۔

۲۔ اہم، معروف اور کثیر التصانیف مصنّفین کی ترتیب سے بھی کتب دستیاب ہیں۔

۳۔ موضوعات کی ترتیب سے بھی کتب رکھی گئیں ہیں۔

ان بلاگز کے ویب ایڈریس یہ ہیں:

۱۔ خزانة الفقه الحنفي http://hanafiya.blogspot.com/

۲۔ خزانة الفقه المالكي http://malikiaa.blogspot.com/

۳۔ خزانة الفقه الشافعي http://chafiiya.blogspot.com/

۴۔ خزانة الفقه الحنبلي http://hanabila.blogspot.com/

۲۔ فقہ اسلامی کے حوالے سے نیٹ کی دنیا کی غالبا سب سے بڑی ویب سائٹ ''الشبكة الفقهية'' ہے۔ اس ویب سائٹس پر درجنوں عنوانات کے ساتھ فقہی کتب، مقالہ جات، اہم مضامین، رسائل اور دیگر فقہی کتب موجود ہیں۔ اس کے اہم عنوانات کا یک خاکہ پیش کیا جاتا ہے، تا کہ اس ویب سائٹ کی وسعت اور افادیت کا ایک خاکہ سامنے آئے:

١۔ الملتقى الفقهي العام ٢۔ ملتقى الفقه المقارن ٣۔ ملتقى المذهب الحنفي ٤۔ ملتقى المذهب المالكي ٥۔ ملتقى المذهب الشافعي ٦۔ ملتقى المذهب الحنبلي ٧۔ ملتقى فقه الاصول ٨۔ ملتقى التنظير الاصولي ٩۔ ملتقى المناهج الأصولية ١٠۔ ملتقى الأعلام و الاصطلاحات الأصولية ١١۔ ملتقى فقه المقاصد ١٢۔ ملتقى القواعد و الضوابط الفقهية ١٣۔ ملتقى التخريج و النظائر و الفروق ١٤۔ ملتقى النظرية الفقهية و التقنين المعاصر ١٥۔ ملتقى فقه الأركان ١٦۔ ملتقى فقه المعاملات ١٧۔ ملتقى فقه الأوقاف ١٨۔ ملتقى فقه الأسرة ١٩۔ ملتقى فقه الجنايات، الحدود ٢٠۔ ملتقى فقه الأقضيه و االأحكام ٢١۔ ملتقى فقه السياسة الشرعية

اس کے علاوہ بھی مفید عنوانات کے ساتھ فقہی مواد موجود ہے۔ اسکا ایڈریس یہ ہے:

http://www.feqhweb.com/

۳۔ فقہی مواد کے حوالے سے ''جامع الفقه الإسلامي'' بھی اچھی ویب سائٹ ہے۔ اس کا ویب ایڈریس یہ ہے: http://feqh.al-islam.com/

۴۔ کتب فقہیہ اور خاص طور پر جدید فتاوی کی ایک اہم ویب سائٹ ''موقع الفقه الإسلامي'' ہے، اس کا ویب ایڈریس یہ ہے: http://www.islamfeqh.com/

۵۔ فقہی کتب اور مختلف فقہی موضوعات پر مواد کے حوالے سے ''موقع الفقه'' ایک مفید

ویب سائٹ ہے۔ http://www.alfeqh.com/

۶۔سینکڑوں موضوعات پر اہم فتاوی کے حوالے سے ''الفتوی'' ایک اہم ویب سائٹ ہے۔اس ویب سائٹ پر عالم عرب خاص طور پر سلفی حضرات کے اہم علماء کے فتاوی کی کثیر تعداد موجود ہے۔ http://www.alftwa.com/

۷۔فقہ المعاملات پر ایک اہم ترین ویب سائٹ ''مرکز الأبحاث فقہ المعاملات المالیۃ'' ہے،اس ویب سائٹ پر معاملات کے حوالے سے سینکڑوں مقالات، کتب اور مضامین موجود ہیں۔

http://www.kantakji.com/

۸۔نیٹ کی دنیا کی معروف اور وسیع ویب سائٹ ''ملتقی أھل الحدیث'' میں بھی فقہ اسلامی کے حوالے سے وسیع ذخیرہ موجود ہے۔اس ویب سائٹ میں ''منتدی الدراسات الفقہیۃ'' اور ''منتدی أصول الفقہ'' کے عنوان کے تحت کثیر ذخیرہ موجود ہے۔

http://www.ahlalhdeeth.com/vb/

۹۔مرکز علم وعمل دارالعلوم دیوبند کے ارباب دارالافتاء نے آن لائن فتاوی کی ایک وسیع ویب سائٹ بنائی ہے،جس میں ایک اجمالی جائزے کے مطابق تقریباً ۲۵ ہزار فتاوی موجود ہیں اور ان فتاوی جات میں تلاش کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ http://www.darulifta-deoband.org/

۱۰۔فقہی سافٹ ویئرز کے حوالے سے ایک جامع سافٹ ویئر ''موسوعۃ الفقہ الإسلامي'' ہے،جس میں فقہی کتب کی تقریباً چار ہزار مجلدات کو اکٹھا کیا گیا ہے۔اس سافٹ ویئر میں متنوع طریقوں سے تلاش کی سہولت کے ساتھ کسی کتاب کی عبارت کو کاپی پیسٹ کا آپشن بھی موجود ہے۔یہ سافٹ ویئر بندہ نے کافی عرصہ پہلے ڈاؤن لوڈ کیا تھا۔لیکن اب اسکا لنک کافی تلاش کے باوجود نہیں مل سکا۔کسی صاحب کو مل جائے تو بندہ کو بھی مطلع فرمادیں۔

تیرہویں قسم: فقہی مسائل پر اجتماعی غور وفکر کے لیے اداروں کا قیام

عصر حاضر کے اہل علم اور فقہاء میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک رجحان یہ سامنے آیا ہے، کہ دورِ جدید کے پیدا کردہ مسائل کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لینے اور فقہ اسلامی پر مختلف پہلوؤں پر کام کرنے کے لیے اجتماعی فقہی ادارے قائم کیے جائیں، جن میں عالم اسلام کی ممتاز علمی شخصیات اور مختلف مکاتب فقہیہ کے سرکردہ افراد شامل ہوں، تاکہ فقہی مسائل پر اجتماعی غور وفکر کیا جاسکے، اور مذاہب اربعہ کی روشنی میں عصری مسائل اور فقہی چیلنجز کا آسان اور اقرب الی الصواب حل ممکن ہو

سکے۔اجتماعی فقہی اداروں کے قیام کی کوششیں ہرسطح پر ہوئیں، مختلف اسلامی ممالک میں ملکی سطح کے فقہی ادارے بن گئے، اس کے ساتھ عالم اسلام کی سطح پر بھی عالمی اداروں کے قیام کی کوششیں ہوئیں۔ ذیل میں مختلف ممالک میں قائم شدہ معروف اداروں کی ایک فہرست دی جارہی ہے۔

(۱) اسلامی نظریاتی کونسل (اسلام آباد، پاکستان) (۲) المرکز العالمی الإسلامي (بنوں، پاکستان) (۳) مجلس تحقیق مسائل حاضرہ (کراچی، پاکستان) (۴) اسلامی فقہ اکیڈمی (انڈیا) (۵) مجلس تحقیقات شرعیہ (ندوۃ العلماء) (۶) ادارۃ المباحث الفقھیہ (جمعیت علمائے ھند) (۷) مجمع البحوث الاسلامیہ (مصر) (۸) ھیئۃ کبار العلماء (سعودی عرب) (۹) یورپی مجلس برائے افتاء وتحقیق (لندن) (۱۰) مجمع الفقہ الإسلامي الدولی (او آئی سی) (۱۱) المجمع الفقہ الإسلامي (رابطہ عالم اسلامی) (۱۲) فقہائے شریعت اسمبلی (امریکہ) (۱۳) شمالی امریکی فقہ کونسل (شمالی امریکہ) (۱۴) الادارۃ العامۃ للافتاء (کویت)

ان میں سے بعض ادارے اب غیر فعال ہیں، البتہ بعض ادارے جیسے مجمع الفقہ الإسلامي، اسلامی فقہ اکیڈمی، ھیئۃ کبار العلماء اور یورپی مجلس افتاء وتحقیق کی فقہی کاوشیں عالم اسلام کی سطح پر ممتاز حیثیت کی حامل ہیں۔ اور بلاشبہ درجنوں مسائل پر ان فقہی اداروں نے مفید مواد تیار کیا ہے۔

عالم اسلام کے ممتاز اجتماعی اداروں کی خدمات، اجتماعی اجتہاد کی عصری کاوشوں اور اس سلسلے میں ہونے والی کوششوں کے حوالے سے ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''اجتماعی اجتہاد، تصور، ارتقاء اور عملی صورتیں'' ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کا دو جلدوں پر مشتمل پی ایچ ڈی کا ضخیم مقالہ ''عصر حاضر اور اجتماعی اجتہاد'' جامعۃ الامارات العربیہ المتحدۃ کی طرف سے دو جلدوں پر مشتمل کتاب ''الاجتہاد الجماعي في العالم الإسلامي'' اور معروف عالم ڈاکٹر محمد اسماعیل شعبان کی کتاب ''الاجتہاد الجماعي ودور المجامیع الفقہیۃ في تطبیقہ'' اہم کتب ہیں۔

❁ ❁ ❁

حواشی:

(۱) فقہ اسلامی کی مرحلہ وار تاریخ کی داغ بیل مصر کے معروف مورخ ومحقق شیخ خضری بک نے اپنی کتاب تاریخ التشریع الإسلامي میں ڈالی، ان کے بعد تقریباً فقہ اسلامی کی تاریخ پر لکھنے والے کم وبیش تمام مصنّفین نے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ شیخ خضری بک کی اقتدار کی۔ (۲) تاریخ التشریع الإسلامي للقطان: ص ۳۹۷، تاریخ الفقہ الإسلامي للاشقر: ص ۱۸۷، المدخل إلی الشریعۃ الإسلامیۃ للدکتور الزیدان: ص ۱۵۰، خلاصۃ التشریع الإسلامي للخلاف: ص ۱۰۳

(۳) فقہ اسلامی، ایک تعارف: ص ۱۰۹ (۴) ص ۱/۲۶۹ (۵) فقہ اسلامی ص ۱۱۱